Regd. No. L 5254

112

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللّٰہِ یُوتیہِ مَن یَّشاءُ ۔ عَسیٰ اَن یَّبعثکَ رَبُّکَ مَقاماً مَّحمُوداً

تار کا پتہ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم شنبہ
۳۰ شوال ۱۳۷۰ھ ۱۹۵۱ء

جلد ۳۹/۵ ★ ۵ ظہور ۱۳۳۰ ہش ★ ۵ اگست ۱۹۵۱ء ★ نمبر ۱۸۰

پاکستان دشمن ملازموں کے خلاف قومی تحفظ کے قواعد کا نفاذ

ڈھاکہ۔ ۳ اگست۔ حکومت مشرقی بنگال نے سلہٹ کے ضلع میں قومی سلامتی اور تحفظ کے قوانین عائد کر دیئے ہیں۔ ان قواعد و ضوابط کی رُو سے ایسے سرکاری ملازموں کو جن پر ملک کے خلاف سازش کرنے ملک کے مختلف طبقوں میں ہیجان و بے چینی پھیلانے۔ ملک کے اندر دستور کو ختم کرنے۔ ہڑتالیں کرانے کے لئے عوام کو اکسانے کے الزامات ہیں۔ لازمی طور پر ملازمتوں سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے چہرہ پر خدا تعالےٰ کے انوار برس رہے ہیں۔ آپ کا کوچہ خدائی کاموں کا مظہر ہے۔ تمام انبیاء اور راستباز خادم بن کر دہلیز کی مٹی کی طرح آپ کے دروازہ پر پڑے ہیں۔ آپ کی محبت آسمان پر پہنچا دیتی ہے اور صدق و صفا میں چمکنے والے چاند کی طرح بنا دیتی ہے۔ آپ فرعون کی سیرت والے لوگوں کو ہر دم موسےٰ کے ید بیضا کی طرح کے صد ہا نشان دکھاتے ہیں۔ جب آپ رات کے وقت (یعنی تاریکی کے زمانہ میں) اپنا چہرہ دکھائیں۔ تو اسے دن بنا دیتے ہیں اور خزاں کے موسم میں آ کر اسے بہار دلکش بنا دیتے ہیں۔ (ترجمہ از براہین احمدیہ)

کشمیر سے مہاجرین پھر دھڑا دھڑ آنے لگے

راولپنڈی ۳ اگست۔ خبر آئی ہے کہ کشمیر کی وادی سے دکھی مسلمان مہاجرین کی آمد کا تانتا بندھا ہوا ہے انہوں کا بیان ہے کہ انہیں بعض سیاسی دباؤ اور خوراک کی کمی کے باعث جان و مال کو خطرے میں پا کر پاکستان میں بھاگ کر آنا پڑا ہے۔ مہاجرین کے مطابق اب وادی کے ہندو بھی یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ اگر ریاست پاکستان سے مستقل طور پر علیحدہ ہو گئی۔ تو ان کی یہ موجودہ اقتصادی بدحالی کبھی دور نہیں ہو سکے گی۔

قبائلی علاقے کے ہر بڑے گاؤں کیلئے ایک سکول

پشاور۔ ۳ اگست۔ حکومت سرحد نے قبائلی علاقوں کے ہر بڑے گاؤں میں ایک بڑا اسکول اور طبی امداد کا مرکز کھولنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سالانہ بجٹ کے علاوہ ۴۰ لاکھ روپے اور منظور کئے ہیں۔ اب اس سکیم کے تحت جدید قسم کے سکول و اقامت گاہیں۔ جدید آلات سے معمور تجربہ گاہیں کھولی جائیں گی۔

طہران۔ ۳ اگست۔ آج ایران میں پاکستانی سفیر نراکسی لینسی راجہ غضنفر علی خاں نے شہنشاہ ایران سے ملاقات کی۔ اور شاہ کو پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے سلسلے میں آخری صورت حال سے مطلع کیا۔

ایٹمی طاقت کے کمیشن کے سابق صدر مسٹر ڈیوس کا بیان

ہندوستان اور پاکستان میں جنگ چھڑ گئی تو سارا عالم اسلام اسکی لپیٹ میں آجائیگا

مسئلہ جموں و کشمیر کی تہ میں سب سے اہم معاملہ نہروں کے پانی کا ہے جسے اقوام متحدہ میں بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے

واشنگٹن۔ دنیا کے مشہور امریکی سائنسدان اور ایٹمی طاقت کے کمیشن کے سابق صدر مسٹر ڈیوڈ نے ایک مقامی سائنسی میگزین میں ہندوستان و پاکستان کے درمیان موجودہ کشیدگی پر ایک مضمون لکھتے ہوئے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر ہندوستان و پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ تو سارا عالم اسلام اس کی لپیٹ میں آجائے گا اور بحیرہ عرب سے لیکر وادی نیل تک جنگ کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ آپ نے لکھا ہے کہ جنگ کا یہ کسی وقت بھڑک ہونے والا جنگ کی آتش کا خطرہ کسی ہنگامی گھبراہٹ اور وقتی خیال آرائی کی وجہ سے نہیں، لہذا اس بحرانی کیفیت کو دور کرنے کے لئے ٹھوس اور مضبوط اقدام کی ضرورت ہے ورنہ خطرہ ہر لمحہ بڑھتا چلا جائے گا۔

آپ نے لکھا ہے کہ سب سے بڑا نزاعی اور سیدھا سادھا اور صاف مسئلہ ریاست جموں و کشمیر کا ہے۔ جسے ہندوستان اپنی مرضی سے من ملنے طریق پر حل کرنے کے بعد یہ کہہ دینا چاہتا ہے کہ اب جو ہو گیا سو ہو گیا دوسری طرف وہ اس مسئلے کو اپنا داخلی مسئلہ قرار دیکر کسی جائز سے جائز ترین مداخلت کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ دوسرا سب سے اہم مسئلہ نہروں کے پانی کا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد ایک بڑا علاقہ پاکستان کے حصہ میں آیا ہے۔ جس کی آبپاشی ان نہروں سے ہوتی ہے۔ جن کے ہیڈ ورکس ہندوستان میں رہ گئے ہیں۔ بلکہ وہ نہائی پانی ان دریاؤں سے لیا جاتا ہے۔ جو کشمیر سے آتے ہیں۔ کہا نہیں جا سکتا کہ تقسیم کے وقت اتنے نہایت ہی نازک مسئلے کو اس بری طرح کیونکر نظر انداز کر دیا گیا۔ اور حیرانی ہے کہ اقوام متحدہ میں بھی اسے اب تک کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی۔ جب کہ پاکستان ہندوستان کی طرف سے پانی کے روک دیئے جانے کا خطرہ ہر آن محسوس کرتا ہے ــــ مسٹر ڈیوڈ نے اپنی اسباب کی تائید میں دو واقعے بھی پیش کئے ہیں (۱) یہ کہ ہندوستان اب تک دو دفعہ پانی کے آنے میں روک ڈال چکا ہے (۲) یہ کہ وہ تیزی سے کشمیر سے ان آنیوالے دریاؤں سے نہریں نکالنے اور ہیڈ ورکس پل اور بند تعمیر کر کے پانی کے بہاؤ کو بدلنے میں کوشاں ہے پاکستان اس خطرہ کو سمجھتا ہے اور اسی خطرے پر ہی درحقیقت [illegible] ہے۔ آپ نے آخر میں لکھا ہے کہ اگر اس مسئلے کو بین الاقوامی عدالت انصاف کے روبرو پیش کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ قانوناً اس کا فیصلہ پاکستان کے حق میں ہو گا۔

مختصر و اہم ــــ ۳ اگست

نئی دہلی۔ ہندوستان کے مہا سبھائی لیڈر مسٹر شیاما پرشاد مکرجی نے حکومت ہندوستان سے کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں عاید کی جائیں۔

واشنگٹن ــــ معلوم ہوا ہے کہ صلحنامہ جاپان کے متعلق ہندوستان نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ امریکہ انہیں منظور نہیں کرے گا۔

لنڈن ــــ برطانی وفد جس میں وزارت خزانہ۔ خارجہ ایندھن اور طاقت کی وزارتوں کے علاوہ اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے بعض نمائندے شامل ہیں۔ طہران کیلئے روانہ ہو گیا۔

کراچی ــــ پاکستان بھر میں درخت لگانے کا قومی ہفتہ کل سے شروع ہوا ہے اس مہم میں اب پنجاب۔ سندھ۔ مغربی پنجاب۔ بہاولپور۔ خیرپور اور سندھ میں درخت لگائے جائیں گے سرحد اور بلوچستان میں یہ قومی ہفتہ ۲۰ نومبر سے منانا شروع ہو گا۔ اس ہفتے کے اندر ۳ لاکھ درخت لگائے جائیں گے۔ آج اس سلسلے میں وزیر زراعت پاکستان نے ایک نشری تقریر میں عوام سے اپیل کی کہ وہ اس قومی ہفتے کو بڑے جوش و خروش سے منائیں۔

صلحنامہ جاپان کے امریکی و برطانی مسودہ کیلئے جاپانی وزیراعظم کی تائیدی اپیل

ٹوکیو۔ ۳ اگست۔ جاپانی وزیر اعظم نے جاپان سے صلحنامہ کے امریکی و برطانی مسودے کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بہت نرم معاہدہ ہے اور ایسی نرم شرائط کبھی کسی مفتوح قوم کو پیش نہیں کی گئیں۔ آج چالیس صفحات کے ایک [illegible] میں جاپانیوں سے اس معاہدے کی تصدیق کی اپیل کی گئی ہے۔ اس اپیل میں کہا گیا ہے کہ یہ معاہدہ ورسائی اور اطالوی معاہدے سے کہیں مختلف اور نرم ہے جو جنگ عظیم دوم کے بعد کئے گئے۔ کیونکہ اس میں مصالحت و مفاہمت کی روح موجود ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اسلحہ بندی پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔

• نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے سابق رکن مواصلات مسٹر قدوائی کے استعفیٰ سے ہندوستانی کابینہ میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اسے مستقل طور پر پُر نہیں کیا جائیگا۔ اب ہندوستانی کابینہ صرف ایک ہی مسلم رکن مولانا آزاد رہ گئے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر [illegible] میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

احساسِ حقیقت

تمہیں احساس ہے اے دوستو اپنی حقیقت کا
دیا ہے مرتبہ تم کو جو حق نے اس کی عظمت کا

خدا کی ذاتِ واحد کے ہو تم مظہر زمانے میں
دکھانا ہے تمہیں اس کا رخِ انور زمانے میں

زمانے کی امامت کیلئے پیدا ہوئے ہو تم
زمانے کی حکومت کیلئے پیدا ہوئے ہو تم

تمہارا مقصدِ اول رضائے ذاتِ باری ہے
اگر یہ پا لیا تو جان لو ہر شے تمہاری ہے

مگر اس راہ میں قربانیاں درکار ہیں لاکھوں
یہ راہ عشق ہے اس میں مغیلاں خار ہیں لاکھوں

مدد اللہ کی آتی نہیں پھولوں کی سیجوں پر
ابھی چلنا پڑے گا تم کو بارودی سرنگوں پر

تمہیں اب جان و مال اور آبرو قربان کرنا ہے
فقط للہ جینا ہے فقط للہ مرنا ہے

تمہیں زیبا نہیں خوف و خطر دنیا کے طوفاں کا
خدا کے پاک بندوں کو بھلا ڈر کیا ہو شیطاں کا

تمہیں ہر امتحاں کے واسطے تیار رہنا ہے
امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہے

مبارک وہ جنہیں احساس ہو جائے حقیقت کا
تقاضائے زمانہ کا زمانے کی نزاکت کا

شبیر احمد منتظم خدام الاحمدیہ [illegible]

چندہ مسجد واشنگٹن

احباب جماعت توجہ فرمائیں

مساجد کی تعمیر اور خصوصاً عیسائی دنیا میں خانہ خدا کی تعمیر کی اہمیت احباب پر واضح ہے آپ اس سے قبل بھی غیر ممالک میں مساجد بنا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے ساتھ وابستگی کا ثبوت دے چکے ہیں۔ واشنگٹن جیسے مقام میں مسجد کی تعمیر پر ڈیڑھ لاکھ روپے اخراجات کا اندازہ کچھ زیادہ نہیں۔ آپ کی ذرا سی توجہ اور ہمت جہاں اس کام کو جلد مکمل کرنے کا موجب ہوگی۔ وہاں آپ کے لئے اور آپ کے اہل و عیال کے لئے برکات کا موجب ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے کام تو ہو کر رہیں گے۔ مسجد واشنگٹن تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضرور بن کر رہے گی لیکن کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے کام کو اپنا کام سمجھتے ہوئے اس کو جلد مکمل کرانے کا موجب بنیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد آپ کی یاددہانی کے لئے تحریر ہے۔

"امریکہ میں اس وقت چار مبلغ کام کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک امریکہ کے مرکز میں مسجد نہیں بنی تھی۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ واشنگٹن جو امریکہ کا دار الحکومت ہے وہاں مسجد بنائی جائے بلکہ ایک مکان سوا لاکھ روپے کو خرید لیا گیا ہے ....

امریکہ وہ ملک ہے جو کھربوں میں کھیل رہا ہے۔ اس (مسجد) کے لئے جو جگہ خریدی گئی ہے۔ وہ سوا لاکھ روپے کی ہے اور پچیس ہزار ابھی اور اس پر خرچ ہوگا۔ درحقیقت یہ عمارت بھی وہاں کی عظمت کے لحاظ سے چھوٹی ہے.... دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کا خیال جانے دیں کہ ان پر کتنے بوجھ ہیں... پس بوجھ سے مت ڈرو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔

پس احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور عہدہ داران جماعت کی خدمت میں خصوصاً درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اس فرض سے سبکدوش ہونے کی جلد از جلد کوشش فرمائیں۔ قائمقام [illegible] تحریک [illegible]

سالانہ اجتماع میں شامل ہونیکی خواہش ہر خادم کے دل میں پیدا ہونی چاہیئے
(نائب معتمد)

تفسیر کبیر سورہ یونس تا کہف

یہ وہی تفسیر ہے جو سو سو روپے کو بک چکی ہے اور دن بدن نایاب ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق بعض علم دوست احباب ہم سے دریافت کرتے رہتے ہیں اور شدید خواہش کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ کاش یہ تفسیر انہیں مل جائے۔ ہم نے چونکہ اب یہ انتظام کیا ہے کہ احباب جماعت جو کتاب بھی سلسلہ کی مانگیں انہیں مہیا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے ہم نے چند نسخے تفسیر کبیر سورہ یونس تا کہف بڑی محنت سے حاصل کئے ہیں۔ اس لئے جو دوست اس نایاب تحفہ کو حاصل کرنا چاہیں وہ ہم سے بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ (انچارج بک ڈپو تحریک جدید ربوہ)

چندہ لازمی ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک پہنچ جانا چاہیئے

ضروریات سلسلہ احمدیہ اس امر کی متقاضی ہیں کہ ہر ایک جماعت اور فرد کا چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ ہوتا رہے چنانچہ چندہ کی باقاعدگی کے متعلق متعدد بار اعلان ہو چکا ہے کہ ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ لہذا عہدہ داران جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ مرکز کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل فرمائیں گے

ناظر بیت المال ربوہ

انتخاب عہدہ داران جماعت مقامی کے متعلق ضروری ہدایت

حسب قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ قاعدہ ۱۸ الف جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہو سکتا جب تک وہ بلحاظ اپنی عمر کے مجلس انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اس لئے جو عہدہ داران جماعت مقامی انتخاب میں آئیں۔ اس کے ساتھ زعیم مجلس انصار اللہ و زعیم خدام الاحمدیہ کی تصدیق ساتھ آنی چاہیئے۔ کہ جو عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں وہ بلحاظ اپنی اپنی عمر کے ان مجالس کے باقاعدہ ممبر ہیں۔

۲۔ جن جماعتوں میں ان مجالس کے عدم قیام کی وجہ سے عہدہ داران جماعت مقامی ان مجالس کے ممبر نہیں بن سکے۔ وہاں کی جماعت کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ وہ آخر جولائی ۱۹۵۱ء تک حسب قواعد و ضوابط انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مجالس قائم کریں۔ اور عہدہ داران جماعت مقامی باقاعدہ ان کے ممبر بن جائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم ارشاد

"اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ (کشتی نوح)

(ناظر بیت المال ربوہ)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

بقیہ لیڈر صـ۳

سے الگ نہیں ہے۔ اور امریکہ اور خان لیاقت علی خاں کی تجاویز میں تو اردو اس بات پر دال ہیں کہ خان لیاقت علی خان کا جذبۂ خلوص بھی اسی ذمہ داری کے احساس سے ہے۔ جو انجمن اقوام متحدہ کا رکن ہونے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتی ہے۔ بلکہ ہم تو اس سے بھی آگے جا کر یہ کہتے ہیں کہ ان کا یہ جذبہ خلوص اس ذمہ داری کی وجہ سے بھی ہے۔ جو اسلام ان پر عائد کرتا ہے۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۴ اگست ۱۹۵۱ء

پُرخلوص اپیل

خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے پنڈت نہرو جی بھارت کے وزیر اعظم کو جو جواب الجواب بھیجا ہے وہ دونوں ملکوں کی بہبودی کے نقطۂ نظر سے نہایت معقول ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ تمام وہ لوگ جو نہ صرف ایشیا میں بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں امن و امان چاہتے ہیں۔ اس کی دل کھول کر تائید کریں گے۔

وزیر اعظم پاکستان نے کتنا صحیح لکھا ہے کہ انہوں نے "انتہائی خلوص کے جذبہ کے ساتھ اپنی پیشکش کی ہے اور اگر پنڈت جی اسی جذبہ سے اس پر غور فرمائیں تو یقیناً موجودہ کشیدگی دور ہو سکتی ہے"۔

یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ صلح و آشتی کی ایسی گفتگو جو تلواروں کے زیر سایہ کی جائے۔ کبھی خطرے سے خالی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جیسا کہ خان لیاقت علی نے کہا ہے "جب دونوں طرف توپوں کے دہانے کھلے ہوئے ہوں دوستی کے لئے بات چیت کرنا مصلحت پسندی کے خلاف ہے جب فریقین کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے جنگ پر تیار بر تیار کھڑی ہوں تو ذرا سے واقعہ سے جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں"۔ ایسی حالت میں فریقین کا پارۂ مزاج نارمل سے اوپر چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اور ہر وقت "جو ہو سو ہو" کے جذبہ کے بھڑک اٹھنے کا ڈر ہوتا ہے۔

پھر خان لیاقت علی خاں کی یہ بات بھی کتنی معقول ہے کہ

"جہاں تک سرحدوں سے فوجیں ہٹا کر انہیں کشیدگی سے قبل کے مقامات پر پہونچانے کا سوال ہے۔ اس کا اطلاق صرف ہندوستان پر ہی نہیں بلکہ مساوی طور پر دونوں طرف ہو گا تجاویز امن میں اس بات کی صاف صاف وضاحت کر دی گئی ہے کہ اگر ہندوستان اپنی فوجیں واپس بلالے۔ تو پاکستان بھی اپنی فوجوں کی موجودہ نقل و حرکت بند کر دے گا"

اگر بھارت کا ارادہ واقعی قیام امن ہے جیسا کہ اس کی ایک سربرآوردہ اور ذمہ دار لوگوں نے اپنے بیانوں میں یقین دلانے کی کوشش کی ہے تو ایسی معقول تجویز کو ماننے میں بھارت کے لئے کیا اعتراض باقی رہ جاتا ہے۔ سوائے اس کے کہ یہ سمجھا جائے کہ ان ذمہ دار لوگوں کے قیام امن کے خواہش مند ہونے کے دعاوی غلط ہیں۔ اور ماننا پڑتا ہے کہ پاکستان کی سرحدوں پر فوجوں کا اجتماع قیام امن کے جذبہ کے علاوہ کسی اور نیت سے کیا گیا ہے۔ اور جو موجودہ حالات میں واضح ہے۔ کہ بھارت فوجی رعب سے کشمیر کو ہضم کرنا چاہتا ہے۔ ایسی معقول تجویز کو نہ ماننے کی صورت میں دنیا کا یہ نتیجہ نکالنا نہایت قرین قیاس ہے۔

ایسی معقول تجویز نہ ماننے کی صورت میں جو خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کی وضاحت امریکہ نے اپنی اپیل میں جو اس نے دونوں ملکوں سے کی ہے کر دی ہے۔ کہ

"اگر دونوں ملک اس اپیل کے جواب میں سرحدوں سے اپنی اپنی فوجیں ہٹا لیں گے تو نہ صرف موجودہ کشیدگی دور ہو جائے گی۔ بلکہ کسی ایسی مقامی جھڑپ کا امکان بھی جاتا رہے گا کہ جس کے نتیجہ میں جنگ کی آگ بھڑک کر تمام ایشیا کے امن کو خطرہ میں ڈال دے"

امریکہ نے فوجوں کے نہ ہٹنے کی صورت میں جس خطرہ کے لاحق ہونے کا ذکر کیا ہے۔ وہ بے بنیاد نہیں ہے۔ ایشیا تو ایشیا یہ قیاس کہ اس وقت دنیا کے کسی خطہ سے جنگ کی چنگاری اڑ کر ان عظیم بارود خانوں میں لگ سکتی ہے۔ جو سرمایہ داری اور کمیونزم کی آخری جنگ لڑنے کے لئے فریقین ذخیرہ کر رہے ہیں غیر اغلب نہیں اور ظاہر ہے کہ ایسا ہوا تو تمام دنیا چند دنوں میں بھسم ہو کر رہ جائے گی۔ اس وقت آتش جنگ کی گھنگھور گھٹا آسمان پر تلی کھڑی ہے۔ اگر کوئی پرکالہ آتش دلاور اور ہمت کے محیط کا شناور نکل پڑا۔ تو آگ کی موسلا دھار بارش کا شروع ہو جانا غیر ممکن نہیں۔

اگر امریکہ کے خیال میں پاکستان اور بھارت کی ذرا سی جھڑپ تمام ایشیا کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ تو تمام دنیا کے لئے کیوں نہیں ہو سکتی؟ اور اگر بالفرض ایسا نہ بھی ہو سکتا ہو چلو امریکہ کا خوف بھی بے بنیاد ہی سہی۔ مگر اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ ایسی ذرا سی جھڑپ پاکستان اور بھارت دونوں کے لئے سخت خطرناک ہو گی۔ کیا یہ کوئی ایسی دلآویز صورت حال ہے کہ جس کو روکنے کی چنداں ضرورت نہیں؟

اس لحاظ سے کیا یہ تجویز معقول نہیں ہے کہ صلح و امن کی گفتگو کے لئے ایسی فضا پیدا ہونی چاہیئے۔ جس میں فریقین ایسے خطرات سے بالکل بےخوف ہو کر باعزت طریق سے باہم تبادلۂ خیالات کر سکیں۔

اگرچہ امریکہ کی طرف سے یہ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ پنڈت جی امریکہ کی اس اپیل کو بھی اس کی پہلی اپیل کی طرح جو اگست ۱۹۵۰ء میں کی گئی تھی ٹھکرا دیں گے۔ مگر ہمیں امید ہے کہ اگر امریکہ اور اس کے مؤیدین کینیڈا اور برطانیہ نے نیک نیتی سے کوشش کی تو کامیابی اتنی بعید نہیں سمجھی جا سکتی۔ کیونکہ یہ ممالک کچھ بلحاظ رسوخ اور کچھ بلحاظ طاقت اس پوزیشن میں ہیں کہ اگر وہ اس بات پر تُل جائیں۔ تو انجمن اقوام متحدہ کا وقار بڑھا سکتے ہیں۔ ان کی یہ ذمہ داری انجمن اقوام متحدہ کی ذمہ داری

(باقی دیکھیں صـ۲ کالم ۱۲؍)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

آرزوئے بے عمل کچھ بھی نہیں اک خواب ہے

۱۔ آنکھ گر مشتاق ہے جلوہ بھی تو بے تاب ہے
دِل دھڑکتا ہے مرا۔ آنکھ اُن کی بھی پُر آب ہے

۲۔ سَر میں ہیں افکار یا اِک بادلوں کا ہے ہجوم
دِل مرے سینہ میں ہے۔ یا قطرۂ سیماب ہے

۳۔ ظُلمتوں نے گھیر رکھا ہے مجھے پر غم نہیں
دُور اُفق میں جگمگاتا چہرۂ مہتاب ہے

۴۔ حق کی جانب سے ملا ہو جسکو تقویٰ کا لباس
جسم پر اس کے اگر گاڑھا بھی ہو کمخواب ہے

۵۔ جسمِ ایماں سعی و کوشش سے ہی پاتا ہے نمو
آرزوئے بے عمل کچھ بھی نہیں اک خواب ہے

۶۔ عشقِ صادق میں ترا رونا ہے اک آبِ حیات
بے غرض رونا ترا اک بے پنہ سیلاب ہے

پھگواڑہ کے آل انڈیا والی بال ٹورنامنٹ میں احمدیہ کلب قادیان کی نمایاں کامیابی

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے قادیان)

احمدیہ والی بال کلب ۱۳/۷/۵۱ کو قادیان سے پھگواڑہ میں ہونے والے آل انڈیا والی بال ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے روانہ ہوئی۔ یہ ذیل کے افراد پر مشتمل تھی۔ (۱) صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (امیر قافلہ) (۲) چودھری عبدالسلام صاحب کیپٹن (۳) مولوی برکت علی صاحب (لم) (۴) میر رفیع احمد صاحب (۵) چودھری عبدالغفور صاحب متوطن منٹگمری (۶) محمد یوسف صاحب گجراتی۔ احتیاطاً دو زائد کھلاڑی چودھری سکندر خاں صاحب اور عطاء اللہ صاحب سندھی بھی ساتھ لے لئے گئے تھے۔ گو ان کے کھیلنے کا موقعہ پیش نہیں آیا۔ احمدیہ کلب کی رہائش کا انتظام سردار آتما سنگھ صاحب تحصیلدار کے سپرد تھا۔ جنہوں نے احمدیہ کلب کو جگت جیت گورنمنٹ ہائی سکول کی شاندار عمارت میں ٹھیرایا۔

۱۴ر جولائی کو پروگرام کا ایک میچ ایک ٹیم کے نہ آنے کی وجہ سے نہ ہوا۔ اس وقت پبلک کے اشتیاق کی خاطر احمدیہ کلب کو نمائشی مقابلہ (Show Match) کے طور پر کھیلنا پڑا۔ دونوں گیمیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیہ کلب نے جیت لیں۔ اور اس طرح عوام کو احمدیہ کلب سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی۔ پروگرام کے مطابق احمدیہ کلب کا پہلا مقابلہ لدھیانہ کی ٹیم کے ساتھ تھا۔ چونکہ ٹیم مقابلہ پر نہ آئی۔ اس لئے احمدیہ کلب کو بلا مقابلہ کامیابی حاصل ہو گئی۔ ۱۵/۷/۵۱ کو صبح ہائی سکول پانشٹا کی ٹیم کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ اس میں بھی بفضلہ تعالیٰ احمدیہ کلب کامیاب رہی۔

اب شام کو آخری مقابلہ جالندھر کی ٹیم کے ساتھ ۵½ بجے شام سے اڑھائی گھنٹے تک ہوتا رہا۔ پہلی گیم احمدیہ کلب نے DECUE پر جیتی۔ دوسری اور تیسری گیمیں مدمقابل کی ٹیم جیت گئی۔ جبکہ احمدیہ کلب کے آٹھ اور بارہ پوائنٹ تھے۔ چوتھی گیم پھر احمدیہ کلب نے DECUE پر ہی جیتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ مقابلہ کتنا سخت تھا۔ اب پانچویں گیم پر مقابلہ اپنی انتہاء کو پہنچ گیا۔ کیونکہ اس پر ہار جیت کا انحصار تھا۔ اتفاق کی بات مدمقابل نے یکدم آٹھ پوائنٹ کر لئے۔ پھر احمدیہ کلب نے دفعتہً تیرہ پوائنٹ کر لئے۔ کھیل دیکھنے والوں کی تعداد چار پانچ ہزار ہو گئی۔ اور ایک کثیر تعداد کی ہمدردی احمدیہ کلب کے ساتھ تھی۔

اب احمدیہ کلب کے تیرہ اور مدمقابل کے آٹھ پوائنٹ تھے مدمقابل نے دس کر لئے اور احمدیہ کلب نے گیم جیت کر ٹورنامنٹ جیت لیا۔ یہی جالندھر کی ٹیم گذشتہ تین آل انڈیا والی بال ٹورنامنٹ جیت لیتی رہی ہے۔ اس کے بالمقابل کامیابی بہت ہی کٹھن امر تھا۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہ تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کامیابی کی خبر ٹیم کے ایک فرد مولوی برکت علی صاحب کو دے دی تھی۔ جبکہ وہ رات کو دو بجے تہجد ادا کر رہے تھے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

انعامات مسٹر ایس - این لسر بااسسٹنٹ کمشنر نے تقسیم کئے۔ احمدیہ کلب کو کپ ملنے کے علاوہ چودھری عبدالسلام صاحب کو تمام SMASHERS میں سے اول نمبر اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو تمام DEFENCERS میں سے دوم نمبر آنے کی وجہ سے ایک ایک کپ اور پبلک میں سے ایک شخص کی طرف سے چودھری صاحب موصوف اور میر رفیع احمد صاحب کو پانچ پانچ روپے اور سردار گوربچن سنگھ صاحب مینجنگ ڈائرکٹر پھگواڑہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے تمام ٹیم کو پچیس روپے انعام ملا۔ عوام احمدیہ کلب کی متانت - تہذیب اور علو اخلاق سے بہت متاثر تھے۔

چند ماہ بعد کپور تھلہ میں انڈو پاکستان والی بال ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ اس کے سکرٹری نے احمدیہ کلب کو اس میں شرکت کی تحریک کی۔ نیز یہ بھی کہا کہ کپور تھلہ چلیں۔ وہاں میچ کرایا جائے گا۔ چنانچہ احمدیہ کلب کے دوست ۱۶/۷/۵۱ کو صبح وہاں پہنچے۔ لیکن قلتِ وقت کے باعث کھیل نہ ہو سکی۔ البتہ انہوں نے سرکاری مسجد میں نوافل ادا کئے۔ اور سیر کی۔ چنانچہ اسی اثناء میں انہیں ایک گوردوارہ میں جپال سنگرام کی تقریب پر سکھ مرد و زن کثرت سے جمع تھے۔ جانے کا موقعہ ملا۔ گیانی صاحب نے اپنا موضوع ترک کر کے خوش آمدید کہا۔ اور اتنا عرصہ بعد مسلمانوں کو دیکھنے پر سب کی طرف سے مبارک باد دی۔ وہاں سے ہمارے دوست رات کی گاڑی بخیریت قادیان واپس پہنچ گئے۔ ان کی کامیابی کی خبر ۱۷/۷/۵۱ کے متعدد اخبارات نے شائع کی ہے۔

کلب کے دوست ٹورنامنٹ کے منتظمین اور تحصیلدار صاحب اور دیگر حوصلہ افزائی کرنے والوں کے حد درجہ ممنون ہیں۔

ایک احمدی بھائی کی بیعت کا واقعہ

(از مکرم مولوی ظہور حسین صاحب معلم جامعہ احمدیہ احمد نگر)

تقریباً ۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے۔ کہ ایک شخص ڈیرہ بابا نانک کا رہنے والا ملازمت کے سلسلہ میں محترم نعمت اللہ خاں صاحب مرحوم برج انسپکٹر کے پاس جبکہ وہ کوٹڑی نزد کراچی میں پل بنوا رہے تھے گیا اس کا پیر اس کو ڈیرہ بابا نانک ریل پر چڑھانے کے لئے گیا۔ اور جاتی دفعہ نصیحت کی۔ کہ تم سانپ کے منہ میں جا رہے ہو ہوش کر کے رہنا اور ان سے بچنا۔ چنانچہ جب وہ نعمت اللہ صاحب مرحوم کے پاس ملازم ہو گئے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ میں ہر ممکن کوشش احمدیوں سے بچنے کی کرتا۔ اگر وہ میری نماز کی جگہ پر نماز پڑھنے لگتے۔ تو میں وہ جگہ چھوڑ دیتا۔ اگر وہ مجھ کو ہاتھ لگا دیتے۔ تو میں غسل کر لیتا۔ چنانچہ ایک دفعہ میں غسل کر کے جب فارغ ہوا۔ تو ایک احمدی بھائی مسمی مہر دین نے مجھ کو محبت سے پکڑ لیا۔ اس پر میں نے دوبارہ غسل کیا۔ اگر وہ کوئی بات کرتے۔ تو میں کان میں انگلی ڈال دیتا۔ چنانچہ جب وہ ملازمت کے وقت کے علاوہ درس قرآن مجید میں شامل ہوتے۔ تو میں وہ بھی نہ سنتا۔ اور کانوں میں انگلی ڈال لیتا۔ مبادا کہ ان کی آواز مذہبی رنگ میں میرے کانوں میں نہ پڑ جائے۔ چنانچہ ان ہی دنوں حضرت امیر المومنین تشریف لائے۔ تو میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ کہ کہیں میری نظر نہ پڑ جائے۔ اس وقت حضور کوٹڑی سے دادو تشریف لے جا رہے تھے۔ اگر میری سالن کی ہانڈی کو وہ ہاتھ لگاتے۔ تو میں ہنڈیا پھینک دیتا۔ جب احمدی خان صاحب مرحوم کو میری یہ حالت بتاتے۔ تو وہ ہنس پڑتے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں چونکہ نمازی آدمی تھا۔ اور عبادت گذار تھا۔ تو سندھی لوگ میرے پاس آتے۔ نذرانے دیتے دعائیں کراتے۔ اور خانصاحب فرماتے کہ یہ تو پیری کرنے آیا ہے۔ ملازمت کرنے نہیں آیا۔ چنانچہ ایک دن ایک احمدی بھائی مسمی محمد مغل صاحب نے مجھ کو کہا۔ کہ تمہاری نمازوں کو دیکھ کر مجھ کو بڑا ڈر رہتا ہے۔ کہ تمہاری یہ ساری عبادت کہیں ضائع نہ ہو جائے۔ اس لئے تم اچھی طرح نماز میں دعا کرو۔ کہ اگر احمدیت سچی ہے۔ تو اے خدا مجھ کو بھی توفیق دے۔ چنانچہ میں نے رات نصف شب کو سردی کے موسم میں اٹھ کر چار روز بڑی دعا کی۔ اور سوائے چادر کے باقی قمیص بھی اتار دیتا۔ اور سخت سردی لگتی۔ تو رو رو کر دعائیں کرتا کہ اے خدا اگر یہ سلسلہ سچا ہے۔ تو تو مجھ کو سمجھا دے۔ اور اس میں داخل ہونے کی توفیق دے۔ چنانچہ چار رات مسلسل دعائیں کرنے کے بعد چوتھی یا پانچویں رات میں نے خواب دیکھا۔ کہ ایک بہت بڑی پانی کی ٹینکی ہے۔ جس کے چاروں طرف ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ اور لوگ نہا رہے ہیں اور بعض کپڑے دھو رہے ہیں۔ اور صابن کے ٹکڑے بڑی مقدار میں پڑے ہوئے تھے۔ تو میں اس کے قریب دروازہ پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ ایک ٹوٹی ایسی تھی۔ کہ اس کو کوئی استعمال نہیں کر رہا تھا۔ ایک بزرگ وہاں کھڑے تھے انہوں نے اس ٹوٹی کی طرف اشارہ کر کے مجھ کو فرمایا کہ تم بھی نہا لو۔ اور کپڑے دھو لو۔ میں ان کے کہنے پر جلدی سے آگے بڑھا۔ اور صابن لیا۔ اور کپڑے دھونے ہی لگا تھا۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں یہ خواب دیکھ کر حیران ہو گیا۔ دوسری رات میں نے خواب دیکھا کہ دریا کے کنارے پر میں چل رہا ہوں۔ اور وہ کنارا بڑا کھو کھلا ہے۔ اور قریب ہے۔ کہ اس کی مٹی دریا میں گر جائے۔ اور میں بھی دریا میں گر جاؤں کہ ایک بزرگ ظاہر ہوئے۔ انہوں نے مجھ کو بازو سے پکڑ کر ایک باغ میں مجھ کو پھینک دیا۔ جب میں باغ میں داخل ہو گیا۔ تو بہت سے زنبور تھے۔ جو مجھ کو چمٹ گئے۔ میں نے بعض کو تو قمیص سے جھاڑ دیا۔ اور بعض چمٹے رہے۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ یہ ہر دو خواب میں نے دو احمدیوں کو جو وہاں کام کرتے تھے بتائے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو لائے۔ اور مجھ سے پوچھا کہ یہ شکل تو نہیں تھی۔ میں نے دیکھتے ہی کہہ دیا۔ کہ یہی بزرگ تھے۔ میں نے رخصت کے لئے درخواست دی ہوئی تھی وہ منظور ہو گئی۔ اور میں گھر پندرہ دن کے لئے آیا۔ گاؤں آ کر پھر دعا شروع کر دی۔ تو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سامنے سے تشریف لا رہے ہیں۔ اور ان کی پیشانی پر بہت تیز روشنی تھی۔ آپ میرے کمرے میں تشریف لے آئے۔ ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے اس بزرگ کو کہا کہ یہ جو چھوٹے چھوٹے وائرلیس لگے ہوئے ہیں۔ یہ توڑ دینے چاہئیں۔ اور ان کی بجائے ایک ایسا وائرلیس ہونا چاہیئے۔ جس کے ذریعہ تمام دنیا تک میری آواز پہنچ جائے۔ اس بزرگ نے کہا کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کر دے گا۔ اس کے بعد حضور نے مجھ کو السلام علیکم فرمایا۔ اور باہر تشریف لے گئے۔ بعد ازاں میری آنکھ کھل گئی۔ چنانچہ میں نے خط کے ذریعہ بیعت کر لی۔ پھر میری ہمشیرہ نے پہلے مخالفت کی۔ پھر نشان دیکھ کر مع اہل و عیال وہ بھی احمدی ہو گئی۔ بعد ازاں میں اس پیر کے پاس جن کا نام اکبر علی شاہ تھا۔ گیا اور ان کو تبلیغ کرنے لگا۔ اور اس طرح کہا۔ کہ شاہ صاحب اگر باپ نے ایک چھوٹے بیٹے کو گود میں اٹھایا ہوا ہو۔ اور بچہ شام کے وقت چاند دیکھ کر باپ کو بتائے۔ اور وہ بھی دیکھ لے۔ تو اس میں بچہ کو کوئی گناہ تو نہیں۔ انہوں نے کہا۔ اس میں کیا گناہ ہے۔ تو پھر میں نے کہا۔ کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ اور آپ کو دکھانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا۔

انڈے سے بچہ [illegible] ادھے۔ تو میں نے کہا۔ کہ قادیان جو چاند چڑھا ہے۔ میں اسکو دیکھ آیا ہوں۔ اور اب آپ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ آپ بھی دیکھ لیں۔ اس پر پیر صاحب کے لڑکوں نے جو پاس موجود تھے مجھے د[illegible]

اسلام - اور - اشتراکیت

از مکرم مسعود حسین صاحب منتظم جامعۃ المبشرین ربوہ

آجکل ایک طبقہ مسلمانوں کا عملاً یہ سمجھنے لگ گیا ہے کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کے احکامات پر عمل کرنا ناممکن ہو چکا ہے یا یہ کہ اسلام کے احکام اب ایسے نہیں رہے کہ ان پر عمل پیرا ہو کر ترقی کی منزلیں طے کی جا سکیں۔ خصوصاً اسلام کے معاشی اور اقتصادی اصول ان کے نزدیک بالکل ناممکن العمل ہیں۔ گویا ان کو رائج کرنا ہلاکت اور پسماندگی کو دعوت دینے کے مترادف ہے، یہ طبقہ تو خیر بہت ہی افراط کی طرف چلا گیا ہے۔ اور ایسے لوگ مجموعی لحاظ سے ہیں بھی کچھ زیادہ نہیں مگر ایک اور گروہ بھی ہے جو یہ تو نہیں کہتا کہ اسلام اب قابل قبول نہیں اور اس کے اصول پرانے ہو چکے ہیں۔ مگر وہ بغیر غور و فکر کئے اور اسلام پر ذرا بھی نظر ڈالے بغیر یہ کہہ رہے ہیں کہ مارکس اور اینجلز نے جو نظریات پیش کئے ہیں اور جو اصول معاشیات اور اقتصادیات کے انہوں نے دنیا کے سامنے رکھے ہیں وہی در اصل اسلام کے اصول ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان پر عمل کرنا در اصل اسلام پر ہی عمل کرنا ہے۔ ان کی یہ بات یا تو اسلام سے ناواقفیت کی بنا پر ہے اور یا پھر وہ عوام اور ناواقف لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ بہرحال دونوں وجوہات میں سے کوئی بھی ہو یہ ضروری ہے کہ اسلام اور اشتراکیت کا مقابلہ کر کے دکھایا جائے کہ ان دونوں کا کیا منشاء ہے وہ بنی نوع انسان کے لئے کیا چاہتے ہیں۔ اس کی بھلائی اور بہبودی کے لئے کیا کیا اصول پیش کرتے ہیں۔ وہ کہاں تک اس مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے قوانین اور اصول کیا ہیں اور آیا وہ قابل قبول بھی ہیں یا نہیں؟

اسی خیال کے پیش نظر میں اس مضمون میں انشاء اللہ پہلے اشتراکیت کے عام اصول اور نظریات کو سامنے رکھوں گا پھر ان پر جرح و تعدیل کے بعد یہ دکھاؤں گا کہ اس کے تمام اصول ناقابل عمل ہیں۔ اور اگر ان پر عمل کیا جائے تو کیا کیا نقصانات ہوں گے۔

اشتراکیت کا پس منظر

اشتراکیت کی داغ بیل تو در اصل اٹھارویں صدی کے نصف آخر ہی میں پڑ گئی تھی (اور انہی خیالات کو لے کر چند مفکروں نے ایک نئے نظام کو پیش کرنا چاہا تھا) مگر اصولی طور پر اور مضبوط رنگ میں اس کو جس نے پیش کیا اور ایک فلسفۂ حیات کی طرح مدون کیا وہ جرمنی کا ایک یہودی الاصل شخص مارکس نامی تھا۔ جو ۱۸۱۸ء میں جرمنی کے ایک شہر میں پیدا ہوا اور ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا۔ یہی وہ شخص ہے جس کے نظریات کو مارکسزم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہمیں آج جس اشتراکیت سے بحث مقصود ہے وہ یہی مارکسزم ہے۔ پس اشتراکیت کو سمجھنے کے لئے یورپ کی اٹھارویں اور انیسویں صدی کی تاریخ کو دیکھنا نہایت ضروری ہے۔

صنعتی انقلاب

اٹھارویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی کے شروع میں یورپ ایک زبردست انقلاب کے دور سے دوچار ہوا۔ جس کا اثر کم و بیش یورپ کے تمام ممالک پر پڑا اسے صنعتی انقلاب کہا جاتا ہے یہ انقلاب کیا تھا؟ اس کا سمجھنا بھی ضروری ہے۔ یورپ کی اقوام نے سولھویں اور سترھویں صدی میں بڑے زور سے باہر کے ملکوں کی طرف خروج کیا تھا جس کے نتیجے میں ایک طرف تو کولمبس نے ایک "نئی دنیا" معلوم کی۔ دوسری طرف واسکو ڈی گاما بحری راستے سے پہلی مرتبہ ہندوستان پہنچا۔ زمانہ تھا جبکہ یورپین اقوام روشن خیالی اور عالی ہمتی سے بھرپور تھیں اور ان کو دور دراز ملکوں کے راستے معلوم تھے۔ انہوں نے سوچا کہ جو نئے نئے ملک ہم نے ڈھونڈے ہیں ان سے کچھ فائدہ حاصل کرنا چاہئے چنانچہ انہوں نے اپنا سامان جو زیادہ تر صنعتی اشیاء پر مشتمل ہوتا تھا ان ممالک کو بھیجنا شروع کیا جس کے نتیجے میں اشیاء کی مانگ بڑھ گئی اور صناع رات دن اسی دھن میں لگے رہنے لگے کہ کوئی ایسی کل ایجاد کی جائے جس سے وقت کم خرچ ہو اور کام بہت زیادہ لیا جا سکے۔ آخرکار انسانی دماغ اپنی اس کاوش میں کامیاب ہوا اور بڑی بڑی مشینیں ایجاد کر ڈالیں اور پھر جب بھاپ اور بجلی سے بھی کام لیا جانے لگا تو تمام یورپ میں ایک صنعتی انقلاب برپا ہو گیا جس سے کم و بیش یورپ کے تمام ممالک متاثر ہوئے۔ کارخانے رائج ہو گئے۔ اور شہروں کے نزدیک صنعتوں کے بڑے بڑے مراکز بن گئے۔ کارخانے کے مالکوں نے اپنے مزدوروں پر سختیاں شروع کر دیں۔ کیونکہ وہ تو زیادہ سے زیادہ صنعتی پیداوار کے خواہاں تھے۔ اور پھر چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں کو ملازم رکھنا شروع کر دیا۔ جن سے کام تو پورے وقت لیا جاتا مگر مزدوری آدھی دی جاتی۔ کام کے لئے وقت بھی کوئی مقرر نہیں ہوتا تھا۔ کوئی مزدور اگر بیمار ہو جاتا تو کارخانہ دار کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی۔ ان تمام بدعنوانیوں کا سامنا اس لئے کرنا پڑا کہ پہلے کبھی ایسا انقلاب نہیں آیا تھا۔ اور حکومتوں کو علم نہیں تھا کہ اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو کیا قوانین رائج کرنے چاہئیں۔ اس کے باوجود جب بعض ممالک مثلاً انگلستان، ہالینڈ وغیرہ نے مزدوروں کے حقوق کے لئے قوانین بنائے اور ان مظالم کا انسداد کرنا چاہا۔ تو کارخانوں کے مالکوں نے اس میں روڑے اٹکائے اور یہ کہنا شروع کیا کہ کارخانے اور مشینیں یہ سب ہماری ملکیت ہیں۔ گورنمنٹ کا کوئی حق نہیں کہ وہ ذاتی ملکیتوں میں دخل اندازی کرے۔ یہ حالت تقریباً تمام یورپ کی تھی۔ ٹھیک انہی حالات میں مارکس نے جنم لیا اور اپنے نظریات کی رو سے سرمایہ داری ذاتی ملکیت اور مزدوری وغیرہ پر بحثیں کیں۔ گویا اشتراکیت کا وجود پیسے کی محبت اور مال و دولت کی فراوانی اور سرمایہ داری کے انتہائی عروج کے رد عمل کے طور پر پیدا ہوا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اشتراکیت یا مارکسزم کا مقصد وحید محض روٹی اور پیٹ ہی ہے۔ نہ کوئی اور پاکیزہ خیال۔ اس کے بعد ہم اسلام کا زمانہ دیکھتے ہیں۔

اسلام کا پس منظر

یوں تو ہم یہ مانتے ہیں کہ اسلام کسی ظلم یا فرسودہ نظام یا کسی خاص برائی کا رد عمل نہیں بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کی وہ بابرکت اور روشن ہدایت ہے جو اس کے تقاضائے رحمانیت کے ماتحت تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبودی کیلئے بہرحال نازل ہونی تھی۔ مگر پھر بھی ہمیں اس کے وقت اور شان نزول کا علم ضرور ہونا چاہئے۔ کیونکہ بہرحال خدا تعالیٰ نے اسے بے موقعہ و محل اور بے وقت تو بھیجا نہیں تھا۔ وہ تو علیمٌ حکیمٌ ہے جس نے مریض کے مرض کے مطابق دوا بھیجی تھی۔ پس جب ہم آج سے چودہ سو سال پہلے عرب کی تاریخ ملاحظہ کرتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ زمانہ نہ تو کوئی صنعتی انقلاب اپنے اندر رکھتا تھا اور نہ سرمایہ داری کا دور تھا بلکہ خاص عرب اور مکہ مدینہ میں تو قابل کاشت زمینیں نہ ہونے کی وجہ سے جاگیرداری نظام بھی سرے سے مفقود تھا۔ اس لئے وہ نقائص تو کلی طور پر نہیں تھے جو سرمایہ داری اور مشینری کی ایجاد کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ ہاں عربوں کی وحشی قوم میں اگر کوئی نقص اور خرابی تھی تو وہ کثرت استعمال شراب، آپس کے لڑائی جھگڑے اور سینکڑوں بتوں کی پرستش کرنا تھا (جو در اصل انسان کو اس کے مقام سے نہایت پستی کی طرف دھکیل دیتی ہے) اور اگر کوئی ان تمام باتوں سے بچتا بھی تھا اور کئی خوبیاں اپنے اندر رکھتا تھا۔ مثلاً مہمان نوازی، صلہ رحمی، اخوت اور غرباء پروری تو وہ کسی نیکی کے حصول یا اس کو کار خیر سمجھ کر نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اپنی شان و شوکت کے اظہار اور دکھاوے کے لئے۔ اور اس بات پر عرب شاعروں کا کلام شاہد ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ عرب شاعری تکبر اور جنگ و جدال اور شراب خوری پر فخر کرنے سے پر ہے۔ ایسے وقت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور اور پھر اسلام جیسے مبسوط نظام کا رواج پانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس "مقصد" روٹی اور پیٹ ہرگز نہیں تھا بلکہ بنی نوع انسان کو صحیح معنوں میں انسان بنانا اور اخلاق کے زیور سے آراستہ کرنا مقصود تھا۔ اس سے بھی اسلام کی برتری ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے وقت میں جبکہ سرمایہ داری کا نام بھی نہ تھا اور گوش انسانی "محنت و مزدور" کے الفاظ سے ناآشنا تھے۔ ایک ایسے نظام کا پیش کرنا اور اس کا لوگوں کے دلوں میں گھر کر لینا جو ایک بہترین معاشی اور اقتصادی مسائل کا حل اپنے اندر رکھتا ہو (جیسا کہ ہم اس مضمون میں ثابت کریں گے) یقیناً کسی انسانی طاقت کا رہین نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایک ایسی عالم الغیب ہستی کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے یہ علم تھا کہ آئندہ انہی مسائل اور قوانین کی ضرورت پیش آئے گی اس لئے اس نے رسول اکرمؐ کو فرمایا کہ تم ابھی سے اہل دنیا کو اس سے مطلع کر دو تاکہ مشکل کے وقت کسی تکلیف اور مصیبت کا سامنا کرنا نہ پڑے۔

اشتراکیت

پہلے پہل تو مارکسزم یا اشتراکیت سے صرف اتنا مفہوم لیا جاتا تھا کہ مزدوروں اور سرمایہ داروں کی تفریق مٹا دی جائے۔ ان کے درمیان جو ظالمانہ معاہدے ہیں ان کو ختم کیا جائے اور جہاں تک ہو سکے قانون کی رو سے مزدور کے حقوق تسلیم کئے جائیں اور کارخانہ داروں کو مزید ظلم و ستم کرنے سے روکا جائے۔ مگر آہستہ آہستہ یہ ایک فلسفۂ حیات بن گیا۔ اور مارکس کے بعد اینجلز نے اور اینجلز کے بعد لینن نے ان خیالات کو ایسا ترتیب دیا کہ اب اگر کوئی یہ سمجھے کہ اشتراکیت کو صرف روپے اور روٹی یا چند اقتصادی اور معاشی اصولوں سے سروکار ہے۔ اور اسے کسی کے مذہبی معاملات یا روایات سے کوئی علاقہ نہیں۔ تو وہ شخص سخت غلطی پر ہے۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم سید بہار خاں صاحب گورنمنٹ پنشنر محلہ دار البرکات خوشاب سخت بیمار ہیں۔

(۲) عبد السلام صاحب سلیم اسلامیہ پارک لاہور بیمار ہیں (۳) مولوی سید ابو المحسن صاحب سونگھڑی مدت مدید سے برص صرع غلیل چلے آ رہے ہیں اس مرض کا دورہ اکثر ہوا کرتا تھا اور اس کی وجہ سے ایک ٹانگ معذور ہو چکی ہے۔ اور اب کی مرتبہ دوسری ٹانگ پر کاری ضرب آئی ہے۔ عرصہ بیس دن سے بے حس و حرکت فرش پر پڑے ہوئے ہیں۔ درد اور ورم میں کچھ افاقہ ہے۔ احباب ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

شہری دفاع کی تنظیم

(۲)

ذمہ داری اور اُس کی تقسیم

جب قوم کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہو جائے۔ تو اُس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور یہی حال ہماری نوزائیدہ مملکت کی ملت کا ہے۔ اگر نہیں اس بات کا احساس ہو۔ کہ ان کی مسلح فوجیں ان کی قومیت کی حفاظت کے لئے ہر وقت سینہ سپر ہیں۔ اور صرف ان کے اشارہ پر اور ان کے منشاء کے لئے میدان میں اُترتی ہیں تو یقیناً وہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ کہ ان کی فوجوں کے راستے میں کسی قسم کی روکاوٹ پڑے۔ اور اگر دشمن کا یہ مدعا ظاہر ہو۔ تو وہ اپنے تمام ذرائع اس کے راستے میں قربان کر دیں۔

اس وسیع ذمہ داری کے ماتحت جہاں اپنی منتخب شدہ حکومت کو عوام دوسری ذمہ داریاں سونپتے ہیں۔ وہاں شہری دفاع کے منصوبے بنانا۔ ان کو ملکی دفاع سے تطابق دینا۔ اور شہری زندگی سے وابستہ کر کے ان کو عملی تشکیل دینا۔ یہ سب حکومت کے ضروری فرائض میں سے ہے۔ اس کی تقسیم یوں کی جاتی ہے۔

فوجیں براہ راست مرکزی حکومت پاکستان کے ماتحت ہیں۔ اس لئے شہری دفاع سے تطابق کرنا اور اس کے مطابق ملکی حکومت کی بنیادی حکمت عملی کو مدنظر رکھتے ہوئے عام ہدایات جاری کرنا۔ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ چونکہ عوام سے براہ راست ربط صوبائی حکومت کو حاصل ہے۔ اس لئے مرکزی حکومت کی پالیسی اور دوسری ہدایات صوبائی حکومتوں کو بھیجی جاتی ہیں۔ اور وہ مناسب غور و خوض کے بعد پورے منصوبہ کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد پنجاب کی حکومت نے پیش قدمی کی۔ اور اہم شہروں کے منصوبے بنانے شروع کر دیئے۔ مارچ ۱۹۴۸ء میں شہری دفاع کا محکمہ قائم ہوا۔ اور ایسے اقدامات کی اجازت دے دی گئی۔ جو ہنگامی حالات کے لئے ضروری ہوں۔ چنانچہ ایک طرف ہوائی حملہ سے بچاؤ کے لئے تعلیمی سٹاف کی تربیت شروع کر دی گئی۔ اور دوسری طرف عام شہریوں کو رضاکارانہ حیثیت میں فوجی قواعد۔ نظم و ضبط اور رائفل سیکھنے کی مہم شروع کر دی گئی۔ کالجوں میں بھی اس تعلیم کا آغاز کر دیا گیا۔ عورتوں نے بھی اس میں کافی حد تک دلچسپی لینی شروع کر دی۔ یہ اسی پیش قدمی کا نتیجہ ہے کہ صوبائی دفتر نے اپنے صوبائی سکول کی مدد سے مختلف ضلعوں میں کام کرنے والے تنخواہ یافتہ انسٹرکٹروں کی ایک خاص تعداد مہیا کر دی ہے۔ نیز مختلف صوبائی محکموں کے چیدہ چیدہ حکام و دیگر ملازمین بھی انسٹرکٹر بننے کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ اسی طرح بعض مرکزی محکمے جیسے محکمہ ڈاک و تار۔ ہائی کورٹ اور خواتین کی پاکستان نیشنل گارڈ بھی اپنے متعدد ممبروں کو انسٹرکٹر کا کورس کروا چکے ہیں۔

ان حالات میں صوبے کے غیور اور باہمت شہریوں کا فرض ہے کہ اپنی حکومت کی موجودہ حکمت عملی کی دوستی میں زیادہ سے زیادہ تعداد ایسے قابل افراد کی مہیا کریں جو کسی وقت بھی پیدا ہونے والے ہنگامی حالات میں خود اپنے یا دوسروں کے کام آ سکیں۔ نیز حکومت کی بنائی ہوئی اس تنظیم سے کما حقہ واقفیت حاصل کریں۔ جو ہوائی حملہ سے پیدا شدہ حالات میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ ہوائی حملوں کی صورت میں مرکزی اور صوبائی محکموں اور شہری آبادی کے تعاون سے جو تنظیم قائم کی جاتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ ہوائی حملوں سے دشمن کا مقصد کیا ہوتا ہے۔

ہوائی حملوں سے دشمن کا مقصد

ہوائی حملے کرنے سے دشمن کا سب سے بڑا مقصد فوجوں کے راستے میں روکاوٹ ڈالنا ہوتا ہے۔ جس کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ دشمن فوجوں پر بم پھینکتا ہے۔ اور ہمارے فوجی اور ہوائی اڈوں پر پہنچ کر ہماری ہوائی طاقت کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فوجوں کے ذرائع رسل و رسائل کو تباہ کرنے کے لئے ریلوے سٹیشنوں، ریلوے گوداموں، یارڈوں، بندرگاہوں اور ریلوں پر پے در پے حملے کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کا رُخ ان فیکٹریوں کی طرف ہوتا ہے۔ جو فوجی ضروریات کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ اور اسی طرح ایسی منڈیوں کی طرف جہاں سے غلہ یا فوجوں کی ضرورتوں کا سامان بنانے کے لئے خام مال بھیجا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دشمن اپنے ہوائی جہازوں سے عام شہری آبادی کو بموں اور مشین گنوں کا نشانہ بناتا ہے۔ تاکہ شہری زندگی میں ہراس پیدا ہو۔ اور لوگوں کے اِدھر اُدھر بھاگنے سے بد امنی اور فوجوں کی نقل و حرکت میں روکاوٹیں پڑیں۔ اور ان کو ضروریات حاصل کرنے میں دقتیں پیش آئیں۔

حفاظتی تدابیر

اس لئے دفاع میں مرکزی اور صوبائی حکومتیں ایسی پیش بندیاں کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے دشمن اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔

موجودہ تیاری کی ضرورت

یہ سوال کیا جا سکتا ہے۔ کہ جب حکومت کے پاس ہنگامی حالات کے لئے منصوبے تیار رہیں۔ تو اب لوگوں کو اس کے متعلق تربیت حاصل کرنے کی پریشانی میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ سوال معقول ہے۔ لیکن اس کا جواب خود شہری دفاع کی نوعیت میں مضمر ہے جو چیز شہری زندگی سے وابستہ ہو جس کا عوام سے تعلق ہو۔ اور جسے چلانے میں نفس انسانی کا ہاتھ ہو۔ اور وہ بھی ہنگامی حالات میں اُسے مشین کی طرح بے جان طریقے پر قابو میں نہیں دیا جا سکتا۔ شہری زندگی کو کسی رُخ پر ڈھالنے کے لئے اُسے وقت سے پیشتر مناسب تعلیم دینا اور عادی بنانا ضروری ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہنگامی حالات پیدا ہونے سے بہت عرصہ پہلے لوگوں کو اس سے نپٹنے کی تعلیم دی جائے۔ اور ان حالات کا انہیں عادی بنایا جائے۔

پنجاب کی تنظیم

حکومت پنجاب نے اس بات کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ہوائی حملہ سے پیدا شدہ حالات پر قابو پانے کے لئے جو انسانی طاقت ضروری ہے۔ اُسے ابھی سے پوری تربیت دی جائے۔ اور اس تنظیم کی داغ بیل ڈالی جائے۔ جو ایسے وقت میں کام کرتا ہے۔

رضاکارانہ خدمت

اس تنظیم کا دارومدار اس بات پر ہے۔ کہ شہری دفاع کی تنظیم کے لئے جتنے آدمی درکار ہوں۔ وہ شہری لوگوں سے حاصل کئے جائیں۔ اور وہ سب لوگ رضاکارانہ حیثیت میں کام کریں۔

رضاکارانہ جماعتیں!

ہمارے صوبہ کے جن شہروں میں ہوائی حملے سے بچاؤ کی عملی تعلیم شروع کی گئی ہے۔ وہاں مندرجہ ذیل رضاکارانہ جماعتوں کی ضرورت ہے۔

رضاکار پولیس

ایسے شہری جو زمانہ امن میں اپنی ملازمت یا تجارت کے کاموں میں مشغول رہ کر تربیت حاصل کریں۔ اور بوقت ضرورت اندرونی امن کے فرائض میں پولیس کا ہاتھ بٹائیں

ہوائی حملہ سے بچاؤ کیلئے کام کرنے والی جماعتیں

ان جماعتوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے شہریوں کو تیار کریں۔ اور ان حملہ نقصان کو بڑھنے نہ دیں۔ اور نقصان کی تلافی کرنے میں حکام کی مدد کریں۔

وارڈن یا پاسبان

یہ جماعت زمانۂ امن میں حکومت اور عوام کے درمیان رابطہ قائم کرتی ہے۔ اور دوسری جماعتوں کی تنظیم و تربیت کا بندوبست کرتی ہے۔ اس کام کو نبٹنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس جماعت کے افراد عالی حوصلہ۔ صاحب اثر و رسوخ و ذہین اور عملی آدمی ہوں۔ اس جماعت کی تنظیم حسب ذیل طریقے پر ہوتی ہے۔

ہر پولیس کے تھانے کے لئے ایک باعزت آدمی کو ڈویژنل وارڈن مقرر کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے حلقے کے لئے مختلف وارڈن اور پھر ان کی مدد اور معاونت سے دوسری جماعتیں تیار کرے۔ چنانچہ وہ اپنے علاقے کو ایک ایک ہزار کی آبادی پر مشتمل سیکٹروں میں تقسیم کر لیتا ہے۔ جن میں ہر ڈھائی سو نفوس کی آبادی کے لئے ایک وارڈن مقرر کرتے ہوئے ہر سیکٹر میں چار ایسے وارڈن بھرتی کئے جاتے ہیں۔ جو اسی جگہ کے رہنے والے ہوں ان لوگوں کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ موجودہ وقت میں وہ اپنے سیکٹر کے متعلق ایسی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ جو انہیں دوران ہوائی حملہ آگ بجھانے، زخمیوں کو امداد پہنچانے وغیرہ میں مدد دے سکیں۔ ہوائی حملہ کے دوران میں سیکٹر وارڈنوں کا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ بموں سے پیدا شدہ نقصان کی ایسی اطلاع جو بتائے ہوئے قاعدے کے مطابق ہو حکام کو بہم پہنچائی جائے۔ تاکہ وہ مناسب غور و خوض کے بعد امداد بھیجنے کا بندوبست کریں

اس مقصد کے لئے ایسے دس دس سیکٹر ملا دیئے جاتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ واقع ہوں۔ پھر ان کے درمیان ایک مرکزی جگہ پر ایسی چوکی منتخب کر لی جاتی ہے۔ جہاں سے ٹیلیفون کے ذریعے یا دستی طور پر نقصان کی رپورٹ بھیجی جا سکے۔ اس چوکی کا انچارج ایک پوسٹ وارڈن ہوتا ہے۔ جس کی مدد کے لئے دو ڈپٹی پوسٹ وارڈن مقرر کئے جاتے ہیں۔ تاکہ اگر حملہ کے دوران میں مسلسل فرائض ادا کرنے پڑیں۔ تو تینوں شخص آٹھ آٹھ گھنٹے کے لئے کام کر سکیں۔ پوسٹ وارڈن کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی آبادی میں عموماً اور منتخب شدہ وارڈنوں میں خصوصاً بارسوخ ہو۔

گھریلو آگ بجھانے والی پارٹیاں

اس جماعت کی تنظیم کا مقصد یہ ہے۔ کہ دشمن کی آگ لگانے والے بموں کے استعمال کی صورت میں جگہ جگہ آگ لگ جائے اور یہ قطعاً ممکن نہ ہو۔ کہ شہر کا آگ بجھانے والا عملہ اتنی جگہوں پر پہنچ سکے۔ تو ہر محلہ میں ڈھائی سو کی آبادی کے لئے محلہ کے لوگوں کی ایسی پارٹی موجود ہو جو مقامی طور پر ہر چھوٹی آگ پر قابو پا سکے۔

اس مقصد کے لئے ہر وارڈن کی زیر نگرانی ایسی پارٹی کی تشکیل کی جاتی ہے۔ جو ایک کار آمد آگ بجھانے والے آلے یعنی "سٹرپ پمپ" کے ذریعے مقامی آگ کو نبیٹ سکنے میں کامیاب ہو۔ ایسی ہر پارٹی میں پانچ اشخاص شامل ہوتے ہیں۔ جو امن کے زمانہ میں سٹرپ پمپ کے ذریعہ چھوٹی آگ پر قابو پانا سیکھ جاتے ہیں۔ ہوائی حملوں سے پیشتر ہی حکومت ہر اڑھائی سو آدمیوں کے حلقے کے لئے ایک پمپ مہیا کر دیتی ہے۔ جسے کسی نمایاں جگہ پر رکھا جاتا ہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت پارٹی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس پارٹی کو چلانے کے لئے جو پانچ آدمی مقرر کئے جاتے ہیں۔ ایک شخص ان کا لیڈر مقرر کیا جاتا ہے تاکہ وہ پارٹی میں نظم و ضبط قائم رکھ سکے۔ اور خدمت کے عوض ہر واری کے مصداق اسے ہی آگ بجھانے کے لئے پیش قدمی کرنی پڑتی ہے۔ باقی چار آدمی اس کے زیر ہدایات کام کرتے ہیں۔ دوسرا شخص لیڈر کی زیر ہدایات پمپ چلاتا ہے تیسرا شخص بالٹیوں میں پانی بھرنے کے لئے ہوتا ہے۔ چوتھا اور پانچواں آدمی کسی اونچی جگہ پر بیٹھ کر آگ لگانے والے بموں کو دیکھتے رہتے ہیں اور ان کے گرنے کی جگہ کے متعلق اپنی پارٹی کو مطلع کرتے ہیں۔ ان پانچوں آدمیوں کو اس قسم کی تربیت دی

جاتی ہے۔ جس سے وہ ہر ایک کی ڈیوٹی پوری کر سکیں۔ یہاں تک کہ لیڈر کی بھی اور یہی ایک بہترین پارٹی کا اصول ہے۔ ۔۔۔ ہر اڑھائی سو نفوس کے لئے پانچ، ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو آگ بجھانے کا کام کر سکیں۔ چنانچہ دس ہزار کی آبادی کے ایک چھوٹے سے شہر کے لئے قریباً چالیس پارٹیاں یعنی دو سو آدمی درکار ہیں۔

امدادی طبی جماعت اس جماعت کی تشکیل اس مقصد کے لئے کی جاتی ہے کہ ہوائی حملہ سے زخمیوں کو فوری مدد مل سکے۔ اس میں مندرجہ ذیل جماعتیں شامل ہیں

فرسٹ ایڈ کی چوکی کا عملہ:۔ یہ چوکی ایک لاکھ کی آبادی کے لئے مقرر کی جاتی ہے ایک لاکھ سے کم آبادی کی صورت میں بھی ایک چوکی مقرر کی جاتی ہے اس کا انچارج ایک ڈاکٹر ہوتا ہے یہاں ایسے زخمیوں کو لایا جاتا ہے جنہیں ہسپتال لے جانے کی ضرورت نہیں ہوتی

فرسٹ ایڈ پارٹیاں:۔ یہ پارٹیاں پانچ پانچ اشخاص پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ہر پارٹی پچیس سو کی آبادی کے لئے بنائی جاتی ہے۔ پارٹی میں ایک ڈرائیور ہوتا ہے اور چار مرہم پٹی کا کام کرنے والے جن میں ایک لیڈر بھی ہوتا ہے۔ ان کا کام موقعہ پر پہنچ کر مرہم پٹی کرنا ہے۔ ان کے پاس ایک کار بھی ہوتی ہے۔ فرسٹ ایڈ پارٹی ڈپو پر موجود رہتی ہے اور حکم ملنے پر جہاں ضرورت ہو پہنچ جاتی ہے۔

ایمبولنس:۔ یہ زخمیوں کو اٹھانے کی گاڑی ہوتی ہے۔ ایسے مریض جو خود نہیں چل سکتے۔ اس پر لاد کر ہسپتال یا فرسٹ ایڈ کی چوکی پر پہنچائے جاتے ہیں۔

نجات دہندہ اور عمارتوں کا ملبہ گرانے والی جماعت:۔ مکانوں کے گرنے کی صورت میں اگر لوگ عمارتوں کے اندر پھنس جائیں تو ان کا نکالنا اور مکان کا کچھ حصہ گرنے کی صورت میں باقی مکان کو بھی گرانا اس جماعت کے فرائض میں سے ہے۔ اس میں کام کی نوعیت کے مطابق نو یا گیارہ اشخاص شامل ہوتے ہیں

کنٹرول اور رسل و رسائل کی جماعت:۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ کنٹرول کرنے والی جماعت براہ راست ضلع کے حاکم یعنی کنٹرولر کے ماتحت کام کرتی ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ ہوائی حملوں سے نقصان کی رپورٹیں شہر کے مختلف حصوں سے وصول کر کے کنٹرولر تک پہنچائے اور اس کے احکام سے مختلف جماعتوں کو جائے وقوعہ پر پہنچنے کو کہے۔ اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر جو نقصان ہو اس کا ریکارڈ رکھے اور نقشے پر اس نقصان کو ظاہر کرے اس کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ دشمن کے ہوائی حملوں کے متعلق جو مختلف الارم ملیں۔ وہ اے آر پی کی چوکیوں اور جماعتوں تک پہنچائے جائیں۔ اور وہ الارم جن کا تعلق پبلک سے ہو وہ گھگھو کے ذریعے پبلک تک پہنچائے جائیں۔ شہر کے نقصان اور عام شہری حالت کی رپورٹ صوبائی حکومت تک پہنچانا بھی اسی جماعت کے فرائض میں سے ہے۔

رسل و رسائل کی جماعت میں نمایاں حیثیت پیغامبروں کو حاصل ہے۔ عام طور پر اے آر پی کی چوکیوں کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ موجود ہوتا ہے لیکن اگر ایسا سلسلہ منقطع ہو جائے تو پیغام بروں سے کام لیا جاتا ہے۔ اس جماعت کے ممبر کنٹرول اور رپورٹ سنٹر وارڈنوں کی چوکیوں ہسپتالوں اور فرسٹ ایڈ کی چوکیوں پر مقرر کئے جاتے ہیں یہ نقصان کی رپورٹیں لے کر رپورٹ سنٹر تک پہنچاتے ہیں وغیرہ ایسے لیڈروں کا نام پیش کریں جو اپنے فرائض کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے سے بھی دریغ نہ کرتے ...

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ایجنٹ حضرات کی اطلاع کے لئے

بل ماہ جولائی آپ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ بلوں کی رقم ۱۰ اگست ۱۹۵۱ء تک دفتر میں پہنچ جانی لازمی ہے۔ ورنہ بنڈل کی ترسیل روک دی جائے گی:۔

(منیجر الفضل لاہور)

اگست ۱۹۵۱ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

۱۹-۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء کے پرچوں کی فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی ان کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائیگا اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴/- روپے ششماہی ۱۳/- روپے۔ سہ ماہی ۷/- روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ وی پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاک خانہ میں وی پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس پر بھی علم نہیں کہ کتنے ماہ رقم یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہونچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے

(منیجر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

کوریا میں مذاکرات صلح کی ناکامی کا اندیشہ

ٹوکیو ۳ر اگست۔ گذشتہ شب پیکن ریڈیو کے اس اعلان کے بعد کہ اشتراکی مندوب اعلیٰ نے ۳۸ ویں خطِ متوازی کے شمال میں ایک "درمیانی منطقہ" قائم کئے جانے کے اقوام متحدہ کے مطالبہ کو نامنظور کر دیا ہے۔ ایسا نظر آنے لگا ہے۔ کہ کوریائی متارکہ جنگ کے مذاکرات کی ناکامی ناگزیر ہے۔ ۱۷ ویں اجلاس میں ۸۰ منٹ کی بحث و تمحیص کے بعد دونوں فریق صرف آج دوسرے اجلاس کے متعلق متفق ہو کر غصہ کے ساتھ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے ہیں۔

یہ مسلسل چھٹا دن تھا، جب مخالف مندوبین کسی حد فاصل کے متعلق کوئی بات طے نہیں کر سکے۔

کانفرنس کی میز پر آپس میں مباحثے ہوتے رہے۔ لیکن دونوں میں سے کوئی فریق پہلے بتائی ہوئی جگہ سے سرِمو ہٹنے کو تیار نہ تھا۔ لیکن سرکاری اعلانیہ میں صرف یہ کہا گیا ہے۔ کہ "بنیادی اختلافات اب تک حل نہیں ہوئے ہیں"۔ اس اثناء میں اقوام متحدہ کی فوجیں وسطی مورچہ پر مزید تین میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ محاذ جنگ اور ۳۸ ویں خطِ متوازی دونوں ہی کو متارکہ جنگ کے سمجھوتہ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اگر اشتراکی محاذ جنگ سے شمال کی طرف اتنا ہی پیچھے ہٹ جائیں۔ جتنا وہ توقع کرتے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ کی فوجیں جنوب میں ہٹیں گی۔ (اسٹار)

جنگ کی صورت میں برطانوی افسروں کو واپس بلا لیا جائیگا

نئی دہلی ۳ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو مطلع کر دیا ہے، کہ اگر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ تو برطانیہ تمام برطانوی فوجی افسروں کو واپس بلانے پر مجبور ہو جائے گا۔ کیونکہ برطانوی حکومت کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ اس کے شہری ایک دوسرے کے ساتھ نبرد آزما ہوں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے دنوں ہندوستان کی وزارتِ خارجہ اور برطانوی ہائی کمشنر کے درمیان جو بات چیت ہوئی۔ اس میں یہ پیغام حکومتِ ہندوستان کو پہنچا دیا گیا۔ برطانوی حکومت نے ابھی یہ نہیں بتایا۔ کہ اگر دونوں ملکوں میں کوئی جنگ ہوئی۔ تو برطانیہ کیا پالیسی اختیار کرے گا۔ اور باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ اس وقت ہی اس امر کا فیصلہ کرے گا۔ جب دونوں ملکوں میں جنگ ہو جائے گی۔

کراچی میں بلیک آوٹ

کراچی ۳ر اگست کراچی میں ۵ر اگست کو دس بجے سے ساڑھے دس بجے تک مشق کے طور پر بلیک آوٹ کیا جائے گا۔

ھو لکھا ہے۔ کہ اس بات سے نہ صرف وزیرستان میں بلکہ ۔ لاکھ قبائلیوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

پاکستان کیلئے یورپین نرسیں بھرتی کی جائینگی

لنڈن ۳ر اگست میجر جنرل ایس۔ اے۔ ایم فاروقی نے جو پاکستان ملٹری میڈیکل سروسز کے ڈائرکٹر جنرل ہیں۔ اور جنہیں یورپ سے ۱۰۰ نرسیں بھرتی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اسٹار کو بتایا کہ انہوں نے برطانیہ کی متعدد امیدواروں سے ملاقات کی ہے۔ جن کے متعلق انہیں امید ہے۔ کہ آئندہ موسم سرما میں وہ کراچی جائیں گی۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ اور درخواستیں آ رہی ہیں۔ ان درخواستوں کے علاوہ دس ترک لڑکیوں کی بھی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن کے متعلق تفصیلات انقرہ کے پاکستانی سفارت خانہ کے ذریعہ حاصل کی جائیں گی۔ میجر جنرل فاروقی آج ہالینڈ اور جرمنی روانہ ہو گئے۔ جہاں انہیں مزید نرسیں بھرتی کرنے کی امید ہے۔

برطانیہ اور یورپ کی سرکردہ دوا ساز کمپنیوں سے پاکستان میں دوا ساز کارخانے قائم کرنے کی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے میجر جنرل فاروقی نے کہا۔ "ان کمپنیوں اور بالخصوص برطانوی کمپنیوں نے بہت دلچسپی ظاہر کی۔ مگر یہ امور ابھی دیر طلب ہیں۔ (اسٹار)

سوویٹ جنگی جہاز اور ایرانی فوجی چوکی کی جھڑپ

طہران ۳ر اگست۔ ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے ایک سوویٹ جنگی جہاز اور ایرانی فوجی چوکی کے درمیان جھڑپ کے واقعہ کی مکمل تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ منگل کی رات کو بحر کیسپین میں استارہ کی ایرانی بندرگاہ کے نزدیک ۷۰۰۰ ٹن کے وزن کا ایک سوویٹ جنگی جہاز نمودار ہوا۔ جہاز نے اپنی روشنیاں فوجی چوکی پر ڈالیں۔ چوکی کے ایرانی کمانڈر نے گولی چلانی شروع کی۔ جو آدھ گھنٹہ تک چلتی رہی۔ سوویٹ جہاز نے گولیوں کا جواب نہیں دیا۔ اور یہ پیچھے ہٹ گیا۔ (اسٹار)

فقیر ایپی کے بھتیجے کا گورنر جنرل و وزیر اعظم کو تار

پشاور ۳ر اگست۔ سردار حبیب اللہ خاں جو فقیر ایپی کے بھتیجے ہیں۔ ان کے دو ساتھیوں ملک جانگیر خان اور ملک دوست محمد خاں نے اپنی خدمات پاکستان کے دفاع کے لئے پیش کر دی ہیں۔ آج انہوں نے وزیر اعظم پاکستان اور گورنر جنرل پاکستان کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کا ذکر کرتے ہوئے

پاکستانی اقلیتوں کو شہریت کے تمام حقوق حاصل ہیں

لنڈن ۳ر اگست۔ پاکستان ہاؤس کی پریس کانفرنس میں جب مشرقی بنگال کے وزیر برائے امداد باہمی مسٹر ڈی۔ این۔ بروری نے پاکستان میں ہندو اقلیتوں کے ساتھ سلوک کے متعلق ہندوستانی اخباروں کے بیانات کی تردید کی تو اخباری نمائندوں کو اس بات نے بہت متاثر کیا کہ مسٹر بروری خود بھی ہندو ہیں۔

اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہ مشرقی بنگال کے ہندوؤں کو جسمانی تکلیف دی جاتی ہے مسٹر بروری نے بتایا کہ نہرو لیاقت معاہدہ کے بعد کوئی ایسا فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا جس میں ایک بھی ہندو مارا گیا ہو۔

مسٹر بروری آکسفورڈ میں دولتِ مشترکہ کی زراعتی کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ آپ نے ہندو ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر زور دیکر کہا کہ "مجلسی اور سیاسی اعتبار سے ہم اپنے کو پاکستان کے شہری محسوس کرتے ہیں" یہ کہنا غلط ہے کہ پاکستان نے اپنی اقلیتوں سے اچھا سلوک نہیں کیا۔

شہری یا مذہبی حقوق میں ہمارے خلاف کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ اپنے مذہب کی پابندی میں ہم بالکل آزاد ہیں۔ اور پوری آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ ہم اپنے مذہبی تہوار پوری شان و شوکت سے مناتے ہیں اور اکثر ہمارے مسلم ہموطن بھی جن میں ملک کی اعلیٰ ترین ہستیاں بھی شامل ہوتی ہیں ہمارے تہواروں میں شریک ہوتی ہیں اور ہم ان کے تہواروں میں شرکت کرتے ہیں۔

مسٹر بروری نے ان الزامات کو بھی بالکل غلط اور بے بنیاد بتایا کہ اسکولوں اور کالجوں میں مشرقی پاکستان کے ہندوؤں کو اسلامی دینیات کے مطالعہ پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے قطعیت کے ساتھ کہا کہ "سکولوں اور کالجوں میں دینیات کی کوئی تعلیم نہیں دی جاتی۔ (اسٹار)

عراقی تیل کے متعلق معاہدہ ہو گیا

بغداد ۳ر اگست۔ بغداد کے اخبار "لواء الاستقلال" کا کہنا ہے کہ عراقی حکومت اور عراقی پٹرولیم کمپنی کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

اس اخبار کے بیان کے مطابق حسب ذیل نکات کے متعلق تصفیہ ہوا ہے:۔

(۱) عراق کو ۲۵ فیصدی غیر صاف شدہ تیل اور تیل کے ٹیکس میں سے ۲۵ فیصدی رقم ملے گی جس کا حساب بحیرہ روم کے علاقہ میں کمپنی کے تیل کی فروخت کی مجموعی آمدنی سے باربرداری کے اخراجات وضع کرنے کے بعد لگایا جائے گا۔

(۲) کمپنی کم از کم ۸۰۰۰۰۰۰ ٹن بصرہ کا تیل اور ۲۲۰۰۰۰۰ ٹن دوسرا تیل کرکوک اور موصل کی بندرگاہوں سے برآمد کرے گی۔

(۳) اگر کسی وجہ سے کمپنی نے تیل نکالنے کا کام بند کر دیا تو درآمد شدہ تیل میں عراقی حکومت کا حصہ ۲۰۰۰۰۰۰ دینار سالانہ ہوگا۔

(۴) کمپنی تیل صاف کرنے کے سرکاری کارخانہ کو پانچ شلنگ چھ پنس فی ٹن کی زیادہ سے زیادہ قیمت غیر صاف شدہ تیل کی ضروری مقدار فراہم کریگی۔

(۵) اگر ایران کو اس سے بہتر شرطیں پیش کی گئیں تو نئے حالات کی روشنی میں اس معاہدہ پر نظر ثانی کی جا سکتی ہے۔

اخبار مذکور میں یہ توقع بھی ظاہر کی گئی ہے کہ عراقی حکومت آئندہ چند دنوں اس معاہدہ کے متعلق ایک بیان جاری کرے گی۔ (اسٹار)

طبّی مشن حجاز روانہ ہو گیا

اسکندریہ ۳ر اگست۔ عربی یمنی سرحد پر وبا پھوٹ پڑنے کی خبر کی تحقیق کرنے کے لئے مصری اور عالمی ادارہ صحت کا جو طبّی مشن مقرر کیا گیا تھا وہ کل سعودی عرب روانہ ہو گیا۔ یہ مشن مصری وزارتِ صحت کے تین ڈاکٹروں اور عالمی ادارہ صحت کے ایک ڈاکٹر پر مشتمل ہے (اسٹار)

پاکستان اور ہندوستان کے متعلق آغا خان کی تجویز

لنڈن ۳ر اگست۔ آغا خاں نے آج اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگر دولت مشترکہ کے ارکان ممالک۔ اور امریکہ ایک معاہدہ کریں کہ ۲۰ سال کیلئے وہ ہندوستان اور پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں تو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جو کشیدگی ہے وہ خود بخود ختم ہو جائے گی۔ آپ کا ایک مکتوب لنڈن ٹائمز میں شائع ہوا ہے کہ "امن و آشتی کے بہی خواہ پاکستان اور ہندوستان کے کشیدہ تعلقات پر بہت ہی پریشان ہیں۔

وزیر داخلہ ایران مستعفی ہو گئے

تہران ۳ر اگست۔ وزیر داخلہ ایران جنرل زاہدی نے اپنے عہدے سے استعفےٰ دیدیا ہے آپ کی جگہ بیا میر علی کو وزیر داخلہ مقرر کیا گیا ہے جو خوزستان کے فوجی گورنر ہیں۔